رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ زرعی زمین کے متعلق خریداروں کو اطلاع ۱
اخبار احمدیہ ... ۲
ایک مبارک تجویز تنظیم ... ۳
سکریٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ توجہ کریں
احباب صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کا انتظار کریں ۴
خطبہ جمعہ (ایک مبارک تجویز) ... ۵-۶
سید محمد احسن امروہوی نازک حالت میں ہیں
نامۂ اخلاص منجانب جماعت احمدیہ
ماریشس۔ خریداروں کو اطلاع ۸

جلد ۴ | ۲۷ جنوری ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

۲۴ تاریخ کو اگرچہ ابر بڑے زور سے گھوم گھام کر آئے تھے۔ لیکن معمولی ہلکی تقاطر کے بعد تیز اور تند ہوا کی وجہ سے اُڑ گئے بارش کی بڑی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم کرے ٭

باجازت حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور بسرپرستی جناب سید محمد اسحٰق صاحب فاضل ایک تبلیغی انجمن بنی ہے جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے "انجمن ارشاد" تجویز فرمایا ہے۔ اس میں شامل ہونیوالے احباب کو مختلف مسائل کے متعلق ہفتہ میں ایکبار کوئی عالم دلائل نوٹ کروایا کرینگے نیز تقریر کرنیکی مشق بھی کرائی جائیگی۔ اور وقتاً فوقتاً اسکے ممبروں کو گرد و نواح میں تبلیغ کرنے کے لئے بھی بھیجا جائیگا۔ تعلیم شروع ہو چکی ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس انجمن کو استقلال کیساتھ خدمت دین کی توفیق بخشے ٭

زرعی زمین کے خریداروں کو اطلاع

قادیان میں ایک زمین قریباً پچاس ساٹھ گھماؤں رہن ہونیوالی ہے۔ اسوقت زرعی زمین کی قیمت قادیان میں اڑھائی سو روپیہ گھماؤں تک ہے۔ اس سے نصف سو روپیہ یعنی سوا سو روپیہ فی گھماؤں پر یہ زمین رہن رکھی جائے گی۔ چونکہ بعض احباب قادیان میں زمین لینے کے خواہشمند ہیں اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب زمین لینا چاہتے ہوں فوراً دفتر الفضل میں اپنی درخواست بھیجدیں اور یہ بھی تحریر فرماویں کہ کسقدر زمین لینا چاہتے ہیں ٭

زمین کا اکثر حصہ قریباً ایک جگہ واقعہ ہے۔ یعنی کمیت پاس پاس ہیں۔ اگر فاصلہ ہے تو بہت کم۔ جسمیں نگرانی میں فرق نہیں آسکتا۔ زمین بارانی ہے لیکن ایک کنواں غیر آباد اس زمین میں ہے جو سامان آبکشی لگانے سے پانی دینے کے قابل ہے۔ اسمیں نصف کے حصہ دار اس زمین کے مرتہن ہو سکتے ہیں اس

وقت اس زمین کا لگان اوسطاً سات روپیہ فی گھماؤں ہے ۔ جسمیں سے اوسطاً اڑھائی روپیہ سرکاری لگان کے جاتے ہیں ۔

مرتہن اپنی سہولت کے لئے اگر چاہیں تو یہ شرط کرا سکتے ہیں کہ دو یا تین سال کے بعد ہم تین چار ماہ کا نوٹس دیکر جس وقت چاہیں اپنا روپیہ واپس لے سکینگے یا یہ کہ اتنے عرصہ تک راہن کو زمین چھڑانے کا اختیار نہ ہوگا ۔

ضمیمہ اخبار الفضل کے متعلق اطلاع

مستورات کے متعلق جو ضمیمہ شائع کرنے کے لئے اخبار الفضل میں اعلان ہو چکا ہے ۔ اور جس کا ایک نمبر بھی بطور نمونہ کے شائع ہو چکا ہے اس کا کوئی اور نمبر شائع کرنے میں اس لئے دیر ہے کہ خریداروں کا پتہ لگ جائے ۔ کہ کسقدر احباب اسکے خریدار بننا چاہتے ہیں ۔ جب اندازہ ہو جائیگا تو متواتر نمبر نکلنے شروع ہونگے ۔ کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے بغیر اندازہ کئے زیادہ تعداد میں ضمیمہ شائع نہیں کیا جا سکتا ۔ اس لئے دوست جلد خریداری کی اطلاع دیں ۔ تاکہ ضمیمہ باقاعدہ شائع ہونا شروع ہو جائے ۔

اخبار احمدیہ

تبلیغی کوشش

مکرمی جناب مولوی کرمداد صاحب دوالمیال ضلع جہلم سے تحریر فرماتے ہیں کہ آجکل دوالمیال اور اسکے گرد و نواح میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان ہر وقت اور ہر جگہ بحث مباحثے ہو رہے ہیں ۔ اور چند آدمیوں کے احمدی ہونے سے سخت ہل چل مچی ہوئی ہے ۔ جو بھائی جلسے سے واپس آئے سب نے یکدم ملکر کوشش شروع کر دی ۔ جس کا مقابلہ غیر احمدیوں نے اسطرح کیا کہ دو مولویوں کو بلا کر ہمارے برخلاف وعظ کرایا ۔ ایک مولوی نے اپنے وعظ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر شیطان اور ملائکہ کی زندگی کو بطور ثبوت کے پیش کیا اور یہ بھی کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین میں مدفون اور حضرت عیسیٰ کو بجسم خاکی آسمان میں مرفوع ماننا کوئی ایسا عقیدہ نہیں جس سے آپ کی شان میں فرق آئے ۔ کیونکہ زمین آسمان سے افضل ہے ۔ آسمان کیا ہے ؟ صرف ایک چھت ۔ اور چھت کوئی مضبوط چیز نہیں ۔ نیز حضرت عیسیٰ دشمن کے مقابلہ میں ذرا کمزور تھے ۔ اس لئے برخلاف آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو آسمان پر اُٹھایا گیا ۔ دوسرے روز ہم نے تمام اردگرد کے دیہات میں آدمی بھیجکر لوگوں کو اپنی مسجد میں بلایا لوگ بہت جمع ہو گئے ۔ جو کچھ ان مولویوں نے حیات مسیح کے ثبوت میں پیش کیا ۔ سب کا معقول جواب دیا گیا ۔ اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کو ان نشانات سے جن کو دنیا دیکھ چکی ثابت کیا گیا

دوسرے دن مخالف مولوی نے گاؤں میں وعظ کیا ۔ اور بہت کچھ ہمارے برخلاف لوگوں کو بھڑکایا ۔ اسکے بعد ہم نے ان باتوں کا مجمع عام میں جواب دیا ۔ جس سے ایک آدمی نے جو مخالف فریق میں اچھا معزز آدمی ہے کھڑے ہو کر تمام آدمیوں کو جو اسوقت موجود تھے سنا دیا کہ آج میری تسلی ہو گئی ۔ اور بھی کئی ایک آدمی ہمارے قریب آ گئے ۔ بعض دوستوں نے مباہلہ کے لئے بھی کہلا بھیجا کہ آؤ میدان میں نکلو ۔ جس کا جواب یہ آیا کہ ہم نے مباہلہ کے لئے نہیں کہا ۔ آگے دیکھا چاہیئے ۔

ضرورت نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے گھر سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں ایک مخلص احمدی نوجوان ، زمیندار قرآن خوان کے لئے جسکی عمر ۲۵ سال ہے اور زمین معہ کنواں رکھتا ہے ۔ رشتہ کی ضرورت ہے ۔ لڑکی زمیندار خاندان سے ہو ۔ اسکے متعلق خط و کتابت مولوی غلام محمد صاحب طبیب بر مکان حضرت خلیفۃ المسیح اول قادیان دار الامان سے کیجاوے ۔

وہ فخرِ رُسل احمدؐ آئے

(از جناب قاسم علیخان صاحب رامپوری المتخلص قادیانی)

ہے کون و مکاں میں شور بپا وہ فخرِ رُسل احمدؐ آئے
ہر سو ہے ندائے صل علیٰ وہ فخرِ رُسل احمدؐ آئے

کیوں رقص میں آج ہیں ارض و سما وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے
وہ حسن خدا کے جلوہ نما ۔ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

پھر بدلی ہے باغ جہاں کی ہوا ۔ ہر نخل ہوا مائل نشو نما
کھلتے ہی دہن غنچہ نے کہا ۔ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

نرگس نے اٹھایا پلکوں کو ۔ سنبل نے سوارا زلفوں کو
سوسن نے ہر ایک غنچے سے کہا وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

پھولوں نے اوڑایا نکہت کو ۔ لالہ نے جمایا رنگت کو
سبزے نے دیا فرحت کو لٹا ۔ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

وہ جو ہے طلب ہر صادق کی وہ جو ہے غرض ہر وامق کی
وہ جو ہے اک ہر عاشق کی دُعا وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

اوّل ہے جلانے سے جل جانا ۔ لو شمع بنا اب پروانہ
ہے شمع بشکل دیوانہ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

گل کہتا ہے آج میں بلبل ہوں ۔ بلبل کی صدا ہے کہ میں گل ہوں
گل ہونے کا جز کو ہوا دعویٰ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

شب کی جو نقاب اتاری ہے ۔ منہ صبح کا رحمت باری ہے
خورشید نما ہے ہر ایک ذرہ وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

عشاق ہیں مائل رعنائی ۔ ہیں محو جمال خود آرائی
کی وجد میں سب نے بلند صدا وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

اندھوں کی جو آنکھ کا تارا ہے ۔ بیکس کا جو زور سہارا ہے
جو ہے رحمت و شفقت میں یکتا وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

بگڑی جو بناتا ہو آؤ ۔ دکھ درد مٹاتا ہو آؤ
جو غریبوں کا ہے ملجا ماوا وہ فخرِ رُسل احمدؐ آئے

ہو جسکو بصیرت پہچانے جسے عقل سلیم ہو وہ جانے
وہ مجمع حکمت و علم خدا وہ فخرِ رسل احمدؐ آئے

نماز جنازہ ۔ میاں نبی بخش صاحب احمدی ۔ سوداگر پشمینہ امرتسر کے بیٹے کی بیوی جنکی صحت کے لئے گذشتہ پرچہ میں اعلان کیا گیا تھا فوت ہوگئی ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب نماز جنازہ غائب پڑھیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۷ جنوری ۱۹۱۷ء

ایک مبارک تجویز

آج کے اخبار میں کسی دوسری جگہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو خطبہ جمعہ درج کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک ایک فقرہ اور ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک فرد اُسے آویزہ گوش ہوش بنائے۔ اور پڑھتے ہی اس پر عمل کر کے دکھاوے۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ دنیا نے خدا تعالےٰ کو بالکل بھلا دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت قائم کی گئی ہے جس کا کام اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ دین متین ہے۔ اور یہی جماعت اس کام کو کر رہی ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں کئی ایک لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے اپنے اُس فرض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ جو احمدی کہلانے کے ساتھ ہی ان پر عاید ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ جہاں ہر ایک وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر کے آپ کی جماعت میں داخل ہوتا ہے یہ سمجھتا ہے کہ دُہ دین و دنیا میں کامیاب ہو گیا۔ وہاں اسے اس بات کو بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ جب تک وہ اپنے ان فرائض کو ادا نہیں کرے گا۔ جو احمدیت کا حلقہ بگوش ہونے کی وجہ سے اس پر عاید ہوتے ہیں۔ اس وقت تک اس کے لئے کوئی خوشی اور کوئی راحت نہیں ہے۔ بلکہ خوف کھانے اور ڈرنے کا مقام ہے۔ کیونکہ احمدی ہو کر وہ اقرار کرتا ہے کہ میں "میں دین کو دُنیا پر مقدم کروں گا۔" اور اپنے سر پر اس ذمہ واری کو لیتا ہے۔ کہ میں اپنی کوشش اور ہمت کو خدا تعالےٰ کے راہ میں لگانے سے ہرگز دریغ نہیں کرونگا۔ لیکن وہ اپنے اقرار اور ذمہ واری میں پُورا نہیں اُترتا۔ وہ سوچے اور غور کرے کہ کیسی نازک اور خطرناک جگہ پر کھڑا ہے۔ وہ اقرار کرتا ہے۔ مگر اُسے پورا نہیں کرتا۔ اور قول دیتا ہے مگر اُس پر قائم نہیں رہتا۔ ہاں جو شخص ہر وقت اور ہر گھڑی اس بات کے لئے تیار اور آمادہ رہتا ہے کہ اپنے اقرار کو پورا کرے۔ اور اس کے لئے سعی اور کوشش بھی کرتا ہے وہ مُبارک ہے۔ اور حقیقتاً وہی احمدی کہلانے کا مستحق ہے۔

یہ حقیقت کہ قومی اور جماعتی ترقی ساری قوم کی مجموعی سعی اور کوشش سے ہی ہوا کرتی ہے کوئی ایسی حقیقت نہیں ہے۔ جس کے متعلق تفصیلاً کچھ بیان کرنے کی ضرورت ہو۔ بلکہ یہ بالکل ظاہر اور باہر ہے کہ آج تک کوئی قوم اور کوئی گروہ اس وقت تک بام اوج پر جلوہ نما نہیں ہو سکا۔ جب تک کہ اس کے افراد نے ملکر اور متفقہ طور پر اپنے فرائض کو ادا نہیں کیا۔ اور ہر ایک شخص کام میں نہیں لگ گیا۔ پس ہماری جماعت کو بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی اور اپنے مقاصد میں کامیاب اور بامراد ہونے کی تمنا رکھتی ہے تو اسی مسلک پر چلے۔ جس پر پہلی اُمتیں چلی ہیں۔ یعنی ہر ایک فرد کو چاہیئے کہ اپنے فرض کو ادا کرنے کے لئے ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ اور کام کرنیوالوں کے ساتھ ملکر اس مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ جو احمدیت نے ان کے سامنے رکھا ہے۔ اس کے لئے مجبوری نہیں ہے کہ جس کام کے کرنے کی طاقت اور ہمت نہیں رکھتا۔ وہی کرے۔ بلکہ جو کچھ کر سکتا اور جسقدر کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ کرے اور ضرور کرے یہ نہ ہو کہ کچھ بھی نہ کرے۔ جب تک ہماری جماعت کے ہر ایک فرد میں یہ ولولہ اور جوش نہیں پیدا ہو جائے گا کہ اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے۔ سوتے جاگتے۔ کھاتے پیتے اشاعت اسلام اور تبلیغ احمدیت کا ہی خیال رکھے۔ اور حتی المقدور اس کے لئے سعی اور کوشش کرتا رہے اس وقت تک خدا تعالےٰ کے ان افضال اور انعامات کے نازل ہونے کی اُمید نہیں رکھنا چاہیئے۔ جو متفقہ اور متحدہ طور پر کوشش کرنے والی قوموں کو دئے جاتے ہیں۔ کیونکہ متفقہ کوشش اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ تمام کے تمام افراد ایک مقصد اور ایک مُدعا کے حاصل کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ہمت اور طاقت دکھانے کی تمنا رکھتے ہوں۔

پس اے جماعت احمدیہ کے لوگو! مبارک ہو تم کہ تمہارے اندر ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھا رہے ہیں۔ مگر ڈبل مبارک کے قابل تم اُس وقت ہو گے۔ جبکہ تم میں کا ہر ایک وہ شخص جو احمدی کہلاتا ہے۔ دین کے لئے اپنا مال اپنا آرام اپنی آسایش اور اپنا وقت قربان کرنے کا تہیہ کر لیگا۔ اور اسے پورا کر کے دکھا دیگا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کے لئے دینی خدمت ادا کرنے کے واسطے جو تجویز فرمائی ہے۔ اور جس کا مفصل ذکر حضور کے خطبہ جمعہ میں ہے وہ نہایت ہی عمدہ اور مبارک ہے۔ اس کے مطابق جب ایسے رجسٹر تیار ہو جائینگے۔ جنمیں ہر ایک احمدی بھائی اپنی طاقت اور حیثیت کے مطابق دینی کاموں کے کرنے کے لئے اپنی خدمات کو درج کرا دیگا۔ اور پھر اس کے مطابق کام بھی شروع ہو جائے گا تو بہت سے ایسے لوگ جو اس وقت تک تبلیغ کے میدان عمل میں نہیں اُترے۔ وہ بھی بہت کچھ مفید ثابت ہو سکیں گے۔ اور تبلیغ کا کام انشاء اللہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع اور عظیم الشان پیمانہ پر جاری ہو سکیگا۔

اگر ہم سوء ادب نہ سمجھتے۔ تو بیرونی انجمنہائے احمدیہ کو بڑے زور کے ساتھ اس رجسٹر کے تیار کرنے کی تاکید کرتے۔ جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ لیکن اب ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اور صرف خطبہ جمعہ کی طرف ہی خاص طور پر توجہ کرنے کی التجا کرتے ہیں۔ اور اُمید رکھتے ہیں۔ کہ اس تجویز کو عملی جامہ پہنا کر ثواب حاصل کرنے میں ہرگز توقف نہ کیا جائے گا۔

جہاں جہاں کی انجمنیں اس تجویز کے مطابق رجسٹر تیار کر لیں وہ ہمیں بھی اطلاع دیں تاکہ ان کے نام اخبار میں شائع کر دئے جائیں۔ جو دوسری انجمنوں کے لئے تحریص و ترغیب کا کام دیں۔ اور جیسا کہ حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا ہے سب سے پہلے یہاں کی لوکل انجمن کو اس تجویز پر لبیک کہنا چاہیئے۔ اور بہت جلدی رجسٹر کی تیاری کا انتظام کرنا چاہیئے۔

اخیر پر ہم دُعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کے ان لوگوں کو جو دین اسلام کی اشاعت اور خدمت میں سُست ہیں چُست بنا دے۔ اور جو پہلے ہی لگے ہوئے ہیں۔ ان کو بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ توجہ کریں

جو لوگ خداوند تعالیٰ کے لئے کوئی کام کرتے اور اپنی سعی اور کوشش کا اجر صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔ انہیں اس بات کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی کہ اپنی کارگذاری کے راگ گاتے پھریں۔ اور دوسروں کو اپنے کارہائے نمایاں دکھاتے پھریں۔ لیکن اگر دوسرے اصحاب میں تحریک اور تحریص پیدا کرنے کے لئے نہ کہ اپنا فخر اور بڑائی جتانے کے لئے ایسا کیا بھی جائے۔ تو کوئی ہرج کی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا تعالےٰ ایسا کرنے کی ایک طرح سے اجازت دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔ ان تبدوا الصدقات فنعما ھی اگر تم صدقات یعنی خدا کے لئے خرچ کرنے کو لوگوں پر ظاہر کرو تو یہ اچھی بات ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر نیکی اور بھلائی کے کاموں کو اس نیت اور ارادہ سے ظاہر کیا جائے۔ کہ انکو دیکھ کر دوسروں کو بھی اسی طرح کرنے کا شوق پیدا ہو تو یہ بہت ہی عمدہ بات ہے۔ اور خداوند تعالیٰ اس کو پسند فرماتا ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد ہم سکرٹری صاحبان انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ سال بھر ان کی انجمن نے خداوند تعالیٰ کی راہ میں جو کوشش اور سعی کی ہے۔ اور دین کی خدمت ادا کرنے میں جو ہمت اور طاقت دکھائی ہے۔ اس کو اس نیت سے شائع کرا دیں کہ دوسرے احباب اس کو دیکھ کر فائدہ حاصل کریں۔ ضرور پسند کرتے ہوں گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس وقت تک باوجود کئی بار توجہ دلانے کے اس طرف توجہ نہیں کی گئی اور بہت کم اصحاب نے اپنی انجمن کی رپورٹ لکھ کر بھیجی ہے اس کی وجہ ہمارے نزدیک سوائے اس کے اور کوئی نہیں ہے کہ سکرٹری صاحبان سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ ورنہ انہیں اس بات سے ہرگز انکار نہیں ہو گا کہ کسی انجمن کی مکمل اور قابلیت سے لکھی ہوئی رپورٹ کا شائع ہونا نہایت مفید اور فائدہ رساں ہوتا ہے۔ اور وہ خوب جانتے ہوں گے۔ کہ اس طرح کام کرنے والے احباب میں خاص شوق اور دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ نیز جن مفید اور عمدہ طریقوں سے کوئی ایک انجمن اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئی ہو ان کی تقلید کرنے کی دوسری انجمنیں بھی کوشش اور سعی کرتی ہیں۔ اور جو مشکلات اور رکاوٹیں ایک کے سدراہ ہوئی ہوں۔ ان سے محفوظ رہنا چاہتی ہیں۔ پس ہم سکرٹری صاحبان کی خدمت میں اب خاص طور پر گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اپنی انجمن کی جامع اور مفید رپورٹ مرتب کر کے ہمیں بھیجدیں تاکہ اخبار میں شائع کی جائے۔ اس وقت تک جہاں جہاں کے سکرٹری صاحبان نے رپورٹیں ارسال فرمائی ہیں۔ ہم ان کی فرض شناسی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے ہیں اور خاصکر منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ اور قاضی محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور خاص طور پر قابل تعریف ہیں۔ جنھوں نے نہایت عمدگی سے اپنی اپنی انجمنوں کی رپورٹیں مرتب کر کے شائع کروا دی ہیں ٭

جن اصحاب نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی انھیں بہت جلدی توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ کسی انجمن کی سالانہ رپورٹ کا مترتب نہ ہونا یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ اس کے سکرٹری صاحب نے اپنے فرائض کو ادا کرنے میں کوشش سے کام نہیں لیا۔ اور اگر لیا ہے۔ تو وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ دوسری انجمنوں کو اپنی حسن کارکردگی کا نمونہ دکھا کر بیش از بیش کام کرنے کی طرف مائل کریں یا ضروری نہیں سمجھتے۔ کہ اپنے طریق عمل کو جماعت کے سامنے پیش کر کے کوئی مفید طریقہ کار بتلائیں یا خود سیکھیں۔ اگر کوئی صاحب یہ خیال رکھتے ہوں۔ تو ان کی خدمت میں ہم نہایت ادب سے عرض کرینگے۔ کہ اگرچہ یہ خیال اس قابل ہے کہ جس قدر بھی جلد ہو سکے۔ ان کو بدل دیا جائے۔ تاہم سالانہ رپورٹ کا شائع ہونا ان سے قطع نظر کر کے خود اس انجمن کے لئے بھی بہت مفید اور فائدہ رساں ہے۔ جس کی وہ رپورٹ ہوگی۔ اس طرح اس کے کارکن اصحاب پہلے کی نسبت بہت زیادہ جوش اور ولولہ سے کام لینگے۔ کیونکہ انہیں فکر ہو گا۔ کہ گذشتہ سال قوم کے سامنے ہمنے جو کچھ اپنی کارگذاری رکھی تھی۔ اس سال اس سے بڑھ کر رکھنی چاہیئے۔ تاکہ یہ نہ کہا جائے۔ کہ ایک سال کی مدت میں اس جماعت کے لوگوں نے کوئی ترقی نہیں کی ہے۔ لیکن اگر انجمن کی رپورٹ شائع نہ ہو چکی ہو۔ اور قوم اس سے واقفیت نہ حاصل کر چکی ہو۔ تو یہ خیال ہرگز پیدا نہیں ہو گا۔ کہ اگر ہمنے اس سال گذشتہ سال کی نسبت زیادہ کام کر کے نہ دکھایا تو شرمندہ ہونا پڑیگا۔ پس سکرٹری صاحبان کو چاہیئے کہ اپنی اپنی انجمن کی گذشتہ سال کی رپورٹ ضرور شائع کرا دیں۔ اور ہرگز ہرگز کوئی صاحب اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ چونکہ انہوں نے کوئی خاص کام اس سال نہیں کیا۔ اس لئے شائع کیا کریں۔ بلکہ جو کچھ بھی کیا گیا ہے۔ خواہ وہ کس قدر ہی کم اور کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو اس کے شائع کرانے میں ہرگز ہرگز سستی نہ کریں۔ اس سال خدا تعالےٰ اس سے زیادہ کرنے کی ہمت اور توفیق دے گا۔

اُمید ہے کہ ہماری اس گذارش پر فوری توجہ مبذول فرمائی جائے گی۔ اور سکرٹری صاحبان اپنے اس نہایت ضروری فرض کو ادا کرنے میں ہرگز توقف نہ فرمائینگے ٭

احباب صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کا انتظار کریں

ہمنے الفضل کے کسی گذشتہ پرچہ میں صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"ہم کوشش کرینگے کہ ہمیں رپورٹ کا خاکہ میسر آجائے اسکے بعد ہم قوم کو اچھی طرح بتلا دینگے۔ کہ اس کی بے توجہی اور سستی کی وجہ سے انجمن کا ہر ایک صیغہ کس طرح مشکلات میں پھنسا ہوا ہے"

اسکے متعلق جناب سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں گذارش کرتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ اگر رپورٹ کا خاکہ مل جائے تو ہم چاہتے ہیں۔ کہ اخبار الفضل کے ذریعہ انجمن کی یہ خدمت خلوص دل سے ادا کریں۔ اسپر چونکہ ہمیں یہ جواب حاصل ہوا ہے کہ "رپورٹ جب طبع ہو کر شائع ہو جائیگی۔ الفضل اسوقت خرید سکتا ہے" اور مکرر گذارش پر بھی رپورٹ حاصل نہیں ہو سکی۔ اس لئے ہم اپنے اخبار کے ناظرین کرام کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بجائے اخبار الفضل میں صدر انجمن کے صیغہ جات کے متعلق کچھ واقفیت بہم پہنچانے کے صدر انجمن کی رپورٹ کے شائع ہونے کے منتظر رہیں۔ جس کے متعلق اُمید کی جا سکتی ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح معرض التوا میں نہیں پڑی رہیگی۔ بلکہ جلدی طبع ہو کر شائع ہو جائے گی۔ اور اس طرح وہ مقصد جو اخبار کے ذریعہ ہم پورا کرنا چاہتے ہیں احسن طور پر پورا ہو سکیگا۔ کیونکہ اصل غرض تو احباب کو انجمن کے صیغہ جات کی طرف توجہ دلانے کی ہے۔ اور یہ توجہ اخبار کے مختلف نمبروں میں اسطرح دلائی نہیں جا سکتی۔ جس طرح یکجائی طور پر کتاب کی صورت میں۔ اس لئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علٰے رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

ایک مُبارک تجویز

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمُودہ ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء

یاایھا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقٰتہٖ ولا تموتن الا وانتم مسلمون ۝ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانًا وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا ۔ کذالک یبین اللہ لکم اٰیٰتہٖ لعلکم تھتدون ۝ (۳-۹۷-۹۸-۹۹)

اتفاق و اتحاد کئی ایک رنگ کا ہوتا ہے۔ ایک اتفاق یہ ہوتا ہے کہ آپس میں لڑیں نہیں۔ دنگا فساد نہ کریں۔ مل جلکر رہیں۔ اس کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لڑنے جھگڑنیوالے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں ؎

یہ آئتیں جو میں نے اس وقت پڑھی ہیں۔ ان کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ آپس میں لڑو جھگڑو نہیں۔ اتفاق و اتحاد سے رہو۔ اور دوسرا مطلب میرے نزدیک ان آیتوں کا وہ ہے۔ جسپر کسی قوم کو ترقی کرنے کے لئے عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر آپس میں لڑنے والی قوم کی طاقت برباد ہو جاتی۔ اور اتفاق سے کام کرنے سے قوم کا شیرازہ مضبوط ہوتا اور قوم ترقی کی طرف قدم اُٹھاتی ہے۔ تو جن لوگوں کی تعداد دشمن کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اور وہ آپس میں ملکر کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے یہ بہت مفید اور فائدہ مند ہوتا ہے۔ پس جس طرح یہ ضروری ہے کہ آپس میں لڑیں نہیں۔ اسی طرح اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ سب افراد ملکر متحدہ طور پر مجموعی کوشش سے دشمن کے مقابلہ میں کام کریں۔ سب قومی کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں اور قوم میں ایک بھی اس قسم کا فرد نہ ہو۔ جو قومی کام سے ہٹا ہوا ہو یا جو کچھ نہ کچھ حصہ نہ لیتا ہو۔ بلکہ مجموعی رنگ میں سب کے سب لگے ہوئے ہوں۔ یہ بھی ایک اتفاق ہے اور اس کے بغیر کبھی ترقی نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب کوئی قوم اس طرح کام کرنے والی ہو تو پھر اس کے مقابلہ پر کوئی قوم نہیں ٹھہر سکتی ؎

پس صرف اس قدر اتفاق کافی نہیں کہ آپس میں لڑو نہیں جھگڑو نہیں۔ بلکہ ترقی کے لئے ایک ہو جانا اور ان سب کاموں کو جو قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔ سب افراد قوم کا ملکر سرانجام دینا بھی ضروری ہے۔ دوسروں سے امتیاز حاصل کرنے کے لئے اسطرح کرنا از حد ضروری اور لازمی ہے ورنہ اس کے بغیر کبھی ترقی نہیں ہو سکیگی ؎

میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اس بات کی ابھی کمی ہے۔ اگرچہ فرداً فرداً بہت لوگ کوشش کرنیوالے ہیں مگر سب نے ملکر اس کام کے کرنے کی کوشش نہیں کی۔ جو ان کا متفقہ کام قرار دیا گیا ہے۔ یُوں تو جماعت کے جلسے ہوتے ہیں۔ سالانہ جلسہ پر ایک اجتماع عظیم ہوتا ہے۔ پہلے سے زیادہ لوگ شامل ہوتے ہیں۔ آپس میں محبت بھی ہے اتفاق بھی ہے۔ مگر اللہ تعالٰی تو فرماتا ہے۔ کہ دین کی خدمت کا کوئی کام سپرد ہو۔ تو اس کے کرنے میں کسی کو عذر نہ ہو۔ اور دینی خدمت سے نہ کوئی بچہ باہر رہے نہ عورت نہ جوان مرد اور نہ بوڑھا۔ جمیع کا لفظ جو اس آیت شریفہ میں آیا ہے وہ بتاتا ہے کہ دینی خدمت سے قوم کا کوئی فرد باہر نہیں رہنا چاہیئے ؎

اصل بات یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی اتفاق و اتحاد ہو اگر سب ایک کام کو انجام دینے میں مصروف نہوں۔ تو جماعت کی ترقی رُک جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک قوم بگڑتی ہے۔ تو خدا کی طرف سے ایک مامور آتا ہے۔ اور سب کو ایک مقصد اور مدعا پر جمع کر دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے وقت پہلی ہی شریعت ہوتی ہے۔ اور پہلی ہی نماز روزہ۔ تاہم وہ اپنی جماعت کو دوسرے لوگوں سے الگ کر لیتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ الگ جماعت بنائی جاتی ہے۔ کیوں دوسروں کے ساتھ ہی ملکر کام نہیں کیا جاتا .. .. .. بظاہر تو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں سے ملکر کام کیا جائے مگر درحقیقت ان لوگوں سے ملکر کام کرنا اس جماعت کو بھی ضائع کرنا ہے۔ کیونکہ جب ان سست لوگوں سے ملکر کام کیا جائیگا جن کی سستی کے سبب سے خدا تعالٰے نے ایک نئی جماعت قائم کی ہے۔ تو ضرور ہے کہ ان کی سستیوں کا بھی اثر پڑے۔ پس خواہ وہ لوگ جنھوں نے نبی کو قبول نہیں کیا ہوتا۔ تعداد میں کتنے ہی زیادہ ہوں۔ مگر پھر بھی اس نبی کی بنائی ہوئی جماعت کے برابر ہرگز دینی کام نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان میں بہت سُست ہوتے ہیں۔ لیکن نبی کی جماعت میں کام کرنیوالے بہت چُست ہوتے ہیں اور کم سست۔ مثلاً ایک گاڑی کے چار پہیے ہوں اور دوسری کے دو۔ تو جس گاڑی کے چار پہیے ہوں۔ اس کے اگر دو ٹوٹ جائیں تو وہ چل نہیں سکتی لیکن وہ جس کے دو ہی پہیے ہوں اور دونوں درست۔ وہ اپنے دونوں پہیوں سے خوب چل سکیگی اگر کوئی کہے کہ کیا ہوا اس چوپہیہ گاڑی کے دو پہیے نہیں کہ ٹوٹ گئے ہیں۔ ابھی دو تو باقی ہیں۔ پھر کیوں نہیں چلتی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس چوپہیہ گاڑی میں تو ایک نقص آگیا۔ اور اس دو پہیہ والی میں کوئی نقص نہیں۔ یہی مثال نبی کے مقابلہ والے اور نبی کی جماعت کے لوگوں کی ہوتی ہے ؎

غرض باوجود اس بات کے کہ نبی کی جماعت کے لوگ اس دو پہیہ گاڑی کی طرح تعداد میں کم ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ کام سب کے سب کرتے ہیں۔ اس لئے بہت کچھ کر لیتے ہیں۔ لیکن ان کے خلاف دوسروں کے اگرچہ افراد زیادہ ہوتے ہیں۔ مگر کام کرنیوالے بہت تھوڑے ہوتے ہیں اسلئے وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ سُست لوگ کام کرنیوالوں کو بھی کام نہیں کرنے دیتے ؎

اس کی مثال یہ ہے۔ کہ بعض انسانوں کے بعض اعضاء سوکھ جایا کرتے ہیں۔ اگر ان کے خشک اعضاء کو جسم کے ساتھ ہی لگا رہنے دیا جائے تو وہ کام میں سخت حارج ہوتے اور درست اعضا کو بھی اچھی طرح کام نہیں کرنے دیتے۔ لیکن اگر ان کو کاٹ دیا جائے۔ تو کام اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ سوکھے ہوئے اعضاء انسان کے جسم پر ایک بوجھ کی طرح ہوتے ہیں۔ جن کی موجودگی میں کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ کام میں ممد و معاون ہونے کی بجائے روک کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح سُست اور کاہل انسان دوسروں کے لئے بھی وبال جان ہوتے ہیں ؎

یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ نبی اگرچہ شریعت نہیں لاتے۔ تاہم ان کے منکر کافر ہوتے ہیں۔ اگر ایک چار پہیہ کی گاڑی بنائی جائے

اور اس کا ایک پیر ٹوٹ جائے۔ تو وہ تین پیروں کے ہوتے ہوئے چل نہیں سکتی۔ لیکن یکہ دو پیروں سے ہی چل سکتا ہے۔ کیوں پہلی میں نقص ہے اور دوسرے میں نہیں۔ پہلی کے کچھ حصے کام نہیں کرتے۔ مگر دوسری کے سب کرتے ہیں۔ اسی طرح جماعتوں کا حال ہوتا ہے۔

غرض ترقی حاصل کرنے کے لئے سب افراد کا کام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جب ایک سُست ہو تو اس کا سب پر اثر پڑتا ہے اور جب تک اس کی بگڑی ہوئی حالت درست نہ ہو جائے اس وقت تک اپنی قوم کے لئے بجائے مفید ہونے کے نقصان رساں ہوتا ہے۔

پھر ایک اور اتفاق ہو فرمایا۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ اللہ کی رسی کو سب مضبوط پکڑو۔ اگر کچھ چھوڑ دینگے۔ تو وہ باقیوں کے لئے رکاوٹ کا موجب ہونگے۔

گورنمنٹ برطانیہ کے مقابلہ میں جو طاقت لڑ رہی ہے اس کا سامان اگرچہ ہماری حکومت کے سامنے کم ہے۔ مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ آج تک کہ اس جنگ پر تیسرا سال گذر رہا ہے فیصلہ نہیں ہوتا اس کی یہی وجہ ہے۔ کہ وہ پہلے سے اس جنگ کی تیاری کر رہی تھی۔ اور اس کے سب کے سب افراد اس میں شامل ہیں۔ ایک چھوٹی طاقت جس نے اپنی تمام طاقتوں کو مجتمع کر لیا ہو وہ ایک مدت تک بڑی طاقتوں کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

اب میرا ارادہ ہے کہ ایسا انتظام کیا جائے کہ جماعت کے سب افراد کے سپرد کوئی نہ کوئی کام کیا جائے تا کہ جماعت ترقی کرے۔ اور سب کام میں مشغول رہیں۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بات میرے دل میں ڈالی ہے۔ اور وہ یہ کہ جس طرح ایک احمدی سے ماہوار چندہ دینا لکھوایا ہوا ہے۔ اسی طرح ہر ایک سے لکھوایا جائے کہ وہ کیا کام کر سکیگا۔ یہاں کے لوگ مفت بہت سا کام کر سکتے ہیں۔ اور وہ کام جن پر روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی سی توجہ سے بلا اُجرت احسن طور پر انجام پا سکتے ہیں۔ اور کام کی کئی قسمیں کی جا سکتی ہیں۔ جو لوگ اچھے پڑھے لکھے ہیں وہ اپنی حیثیت کے مطابق کام کر سکتے ہیں۔ اور جو معمولی قابلیت کے ہیں وہ اپنی حیثیت کا۔ اور جو پڑھے لکھے نہیں۔ وہ یہ کام کر سکتے ہیں کہ اپنا نام لکھوا دیں۔ کہ ہم جس وقت کوئی کتاب چھپے۔ اس کے فرمے توڑینگے۔ جلدیں بنائینگے یا اور اسی قسم کا جو کام ہو گا کرینگے۔

غرض ہر جماعت میں رجسٹر تیار ہوں۔ اور لوگوں سے پوچھ کر ان کے نام لکھ دئے جائیں۔ جب کسی کام کے وقت ضرورت پڑے تو ملازم کی طرح انکو بلا لیا جاوے۔ اور وہ اگر خوشی سے وہ کام کر دیں۔

جو لوگ تقریر کر سکتے اور لیکچر دے سکتے ہیں وہ یہ لکھوا دیں کہ ہم تقریر کر سکتے ہیں۔ پھر جہاں کہیں ضرورت ہوگی انکو بھیجدیا جائیگا۔ بعض لوگ زمینداروں میں خوب تبلیغ کر سکتے ہیں اور بعض شہروں میں۔ پس ہر ایک اپنی قابلیت کو دیکھ کر لکھوا دے کہ میں فلاں کام کر سکتا ہوں تا کہ جب ضرورت پڑے تو انکو بلوا لیا جاوے۔ اور جہاں کہیں بھیجنا ہو بھیجدیا جاوے۔

اس طرح ایک تو جماعت کے کام کرنیوالے لوگوں کا علم ہوتا رہے گا۔ دوسرے اخراجات میں بچت ہوگی۔ پھر جب مجموعی طور پر کوشش ہوگی۔ تو کامیابی بھی بہت زیادہ ہوگی۔

بعض لوگ جو عربی جانتے ہیں۔ مگر بولنے کی مشق نہ رکھتے ہوں وہ سوالات کے جواب لکھ سکتے ہیں۔ بعض حضرت مسیح موعود کی کتب کے حوالے خوب دے سکتے ہیں۔ بعض احادیث میں تجربہ رکھتے ہیں اور بعض تفاسیر سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایسے تمام لوگوں کے مکمل پتے رکھے جائیں۔ اور وہ ایک انتظام کے ماتحت کام کریں۔ اور اس طرح تمام سے کام لیا جائے۔ جب اس طرح انتظامی رنگ میں مجموعی طور پر کوشش ہوگی۔ تو انشاء اللہ کام بہت زیادہ ہو گا۔ اور اچھی طرح ہو گا۔

باہر کے لوگ اپنے اپنے نام اور جو کام وہ کر سکتے ہیں وہ لکھ کر بھیجدیں یہاں سے کام تقسیم ہو جائینگے۔ اسکے بعد ہر ایک اپنے مفوضہ کام کو تن دہی اور پوری کوشش سے کرے۔

بعض گورنمنٹوں نے ہر ایک کے ذمہ فوجی خدمت لازمی قرار دی ہوئی ہے۔ اس لئے جب کبھی ضرورت سمجھی جاتی ہے تو اُسے فوراً طلب کر لیا جاتا ہے۔ اور وہ حاضر ہو جاتا ہے خواہ اُسے اپنے دوسرے نہایت ضروری کام چھوڑنے پڑیں اور کتنا ہی حرج ہو۔

جو لوگ اس انتظام کے ماتحت تبلیغ کریں وہ پندرہ دن یا مہینے کے بعد آپس میں ملیں۔ اور ایک دوسرے کو اپنی اپنی رپورٹ سنائیں کہ ہمنے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ اور کام کرنے میں انکو جو جو مشکلات پیش آئی ہوں۔ ان کو نوٹ کریں اور انکے دُور کرنے کی تدابیر سوچیں۔ اور وہ سوالات جو ان کے سامنے کثرت سے پیش کئے جائیں۔ ان کے متعلق یہاں لکھیں۔ یہاں سے ٹریکٹ کی صورت میں انکے جواب لکھ کر شائع کر دئے جایا کرینگے۔ اور اس طرح ہمارے پاس مختلف مضامین پر بہت سے ٹریکٹ ہو جائینگے۔ اور تبلیغ میں آسانی ہوگی۔ بعض لوگوں کا صرف ایک سوال ہوتا ہے۔ اگر اس کا انہیں جواب مل جائے۔ تو ان کی تسلی ہو جاتی ہے۔ مگر ہمیں اس کو بہت بڑی کتاب دینی پڑتی ہے۔ لیکن جب چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مختلف سوالات کے جوابات کے الگ الگ ہوں گے۔ تو جس کو جو سوال ہو گا ہم اس کو اس مضمون کا ٹریکٹ دیدینگے۔

غرض اس طرح تمام جماعت کی طاقت کام کر سکتی ہے اسکے لئے باہر کے لوگوں کو اگرچہ اخبار کے ذریعہ بھی اطلاع ہو جائے گی۔ مگر میرا ارادہ ہے کہ انشاء اللہ ایک اشتہار کے ذریعہ اعلان کروں کہ تمام لوگ اس طرح کام کرنے کے لئے اپنے نام لکھائیں۔ اوّل یہاں کے لوگوں کو چاہیئے کہ کاموں کی ایک فہرست بنائیں۔ اور ہر ایک شخص سے پوچھا جائے کہ وہ کیا کام کر سکتا۔ اور کس کام میں حصہ لے سکتا ہے۔ پھر اس کے سپرد اس کی طاقت کے مطابق کام کر دیا جائے۔ اس طرح سب کاموں پر وقت اور طاقت منتظم طور پر خرچ ہو گی۔

اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں کام کرنے کے طریق سمجھائے۔ اور پھر اس کے نیک نتائج پیدا کرے۔ اور ہماری کمزوریوں کو دُور کر دے۔

آمین یا رب العالمین

اُجرت اشتہارات اخبار الفضل ہفتہ وار

مدت	صفحہ	کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
ایک سال	۳۰۰	۱۰۰	۵۵	۳۷	۳۰
چھ ماہی	۱۵۰	۵۲	۲۸	۲۰	۱۶
سہ ماہی	۸۰	۳۰	۱۶	۱۲	۱۰
ایک ماہ	۲۸	۱۲	۸	۵	۴
دو بار	۱۸	۹	۶	۴	۳
ایک بار	۱۱	۶	۴	۳	۲

ہفتہ میں دو بار چھپوانے کی اجرت اس سے دگنی ہے اور فی سطر ۲ ر ایکبار کے اور تقسیم کرائی ضمیمہ جو دو صفحہ ہو بالمقطع پانچروپیہ۔ اس سے زیادہ فی دو صفحہ ۴ ر زائد فی سینکڑہ۔ ریڈنگ میٹر میں اجرت ڈیوڑھی ہو گی۔

جو اشتہار چھپوانا چاہیں وہ پہلے مینجر کو دکھالیا جائے۔ اس میں فحش الفاظ، یا ایسے امراض کا ذکر نہ ہو۔ مینجر کو ہر وقت اختیار حاصل ہے۔ کہ کسی اشتہار کی اشاعت بند کر دے۔ اور بقیہ اُجرت واپس دیدے۔ اس اجرت میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پس رعایت کے لئے خط و کتابت فضول ہے۔ مینجر الفضل قادیان

سیّد محمد احسن امروہی نازک حالت میں

(از جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب)

گذشتہ سے پیوستہ

دوسرا افترا

اب میں دوسرا افترا آپکو بتاتا ہوں مگر قبل اسکے کہ میں اسکو بیان کروں اسکی نسبت اسقدر کہدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ فارسی زبان کی ایک مثل مشہور ہے کہ دروغ گویم بر روئے تو۔ لیکن یہ دروغ دروغ گویم بر روئے خود کا مصداق ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مولویصاحب نے المجدد کے ٹائٹل پیج کے آخری صفحہ پر زیر عنوان "مضمون منتخب از خط عنایت نمط جناب خلیفۃ المسیح ثانی حضرت فضل عمر مدظلہ العالی" لکھا تھا کہ "اور دوسری جگہ اسی عنایت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں (اسمہ احمد تو ایک پیشگوئی ہے اور تعیین اخبار غیبیہ میں اختلافات ہو ہی جاتا ہے اسے تو میں اتنی عظمت نہیں دیتا) انتہی موضع الحاجت۔ اس اصول پر جو میں نے جرح کر کے انکی خدمت عالی میں ایک عریضہ روانہ کیا ہے الخ"۔ اب آپ پہلے اس امر کو اپنے ذہن میں مستحضر کر لیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خط کی مندرجہ بالا عبارت اظہار النصائح کے مصنف صاحب نے خود نقل کی ہے اور اسکے بعد خط کی ساری عبارت مندرجہ بالا پر عموماً اور اس آخری فقرہ پر خصوصاً غور فرمالیں کہ "اسے تو میں اتنی عظمت نہیں دیتا" اور خوب دیکھ لیں کہ اسکے معنے سوائے اسکے اور کچھ ہو سکتے ہیں کہ اسمہ احمد تو ایک پیشگوئی ہے (کوئی عقیدہ یا حکم ضروری وغیرہما نہیں کہ اس میں اختلاف کوئی چیز ہے) اور تعیین اخبار غیبیہ میں اختلاف ہو ہی جاتا ہے۔ (اور اگر یہ کوئی بہت بڑی چیز ہوتا جس سے اجتناب لازم اور فرض ہوتا تو پھر یہ اختلاف نہ ہوتا۔ اور اس سے ضرور ہی اجتناب کیا جاتا لہذا) اسے یعنے (اختلاف مذکور کو) اتنی عظمت نہیں دیتا (جس سے علیحدگی اور قطع تعلق تک نوبت پہنچے) اور اس کا ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے سید صاحب اس خط کی یہ عبارت بھی نقل کرتے ہیں کہ "کیونکہ اس سے آپکے اور میرے مقامات (یعنی اختلافات) بالکل تبدیل ہو گئے ہیں کیونکہ ظلی اور بروزی نبوت کے ہم دونوں قائل ہیں" یعنی نبوت میں جو اختلاف تھا وہ تو اہم تھا۔ مگر وہ تو اب رہا نہیں ہاں اب اسمہ احمد میں اختلاف رہ گیا ہے۔ اور ایسے اختلاف ہوا ہی کرتے ہیں۔ یہ کوئی بڑا اہم اختلاف نہیں ہے۔ بہرحال آپ خوب غور کر لیں۔ اس آخری فقرے کے نہ یہ معنے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ اس سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ "اسمہ احمد کی پیشگوئی کو حضرت صاحب کے حق میں میں اتنی عظمت نہیں دیتا۔ بلکہ آپ کو ظلی بروزی احمد مانتا ہوں" نہ یہ مطلب اس عبارت سے کسی زبان کے قاعدہ سے نکل سکتا ہے۔ تو پھر اسمہ احمد میں بھی کوئی اختلاف نہ رہا۔ حالانکہ اسی عبارت میں اسمیں اختلاف کو تسلیم کیا گیا ہے نیز سید صاحب خود تحریر کرتے ہیں کہ اس اصول پر جرح کر کر روانہ کیا گیا۔ تو جب اختلاف ہی نہ رہا تھا تو پھر جرح کر کر کا کونسا موقع تھا۔ نیز وہاں پر یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس جرح کا ابتک جواب نہیں دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس تقریر میں انہوں نے میرے ساتھ اتفاق کر لیا ہے۔ تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ پہلے ضرور اختلاف تھا۔ اس کے بعد اب آپ اظہار النصائح کے صفحہ ۱۶ کی اس عبارت کو دیکھیں "اور ان سب کے علاوہ آپ کا دستخطی خط موجود ہے جسمیں آپنے خود لکھا ہے کہ "میں اسمہ احمد کی پیشگوئی کو کوئی عظمت نہیں دیتا (یعنے ظلی احمد مانتا ہوں) اس آپ کے مذہب کے اور کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ بینوا و توجروا اور یہی مذہب تو ہمارا بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ ظلی احمد بھی ہیں جیسا کہ ظلی نبی" اب آپ دیکھیں کہ اس میں اور اسمیں جو کہ القول الممجد سے نقل کیا ہے کسقدر فرق عظیم ہے۔ وہاں پر تو یہ بتایا ہے کہ خلیفۃ المسیح ثانی کے خط میں یہ ہے کہ اسے (اختلاف کو) اتنی عظمت نہیں دیتا۔ اور یہاں پر یہ بھی لکھ دیا کہ آپکے خط میں یہ ہے کہ "اسمہ احمد کی پیشگوئی کو میں کوئی عظمت نہیں دیتا" یعنے ظلی احمد سمجھتا ہوں۔ پس یہ بہتان عظیم اور افترا صریح نہیں تو اور کیا ہے۔ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب بھی قسمیہ لکھ سکتے ہیں۔ کہ اصل حوالوں کے یہ دونوں حوالے صریح مخالف نہیں۔ اور پھر کیا دونوں اصل حوالے بھی انہی کی اپنی قلم سے لکھے ہوئے موجود نہیں۔ اور کیا اسی کو افترا نہیں کہتے کہ اصل کا علم ہو۔ اور پھر غلط بات کو دوسرے کی طرف نسبت کر دے۔ اور اگر جناب مولوی محمد علی صاحب قسمیہ لکھ دیں کہ یہ تینوں باتیں نہیں۔ تو ہم اپنی غلطی مان لینگے۔ لیکن اگر وہ بھی قسمیہ ان کا انکار نہ کریں تو پھر سب کو یقین کرنا چاہیئے کہ ایسا کرنا یا افترا ہے یا ہوش و حواس میں کوئی فرق ہے۔ اب تو حد ہی ہو گئی ہر بات بات میں خلاف واقعہ ادعا کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اب یہ دعوے بھی کیا گیا ہے کہ۔

خدا پر افترا

احسن المناظرین کا لقب خداوند تعالےٰ سے ملا ہے۔ حالانکہ نہ کسی الہام میں یہ لقب آیا ہے۔ اور نہ امام علیہ السلام نے یہ لقب دیا ہے۔ اور نہ حضرت خلیفۃ المسیح اول نے دیا ہے۔ ایک تحریر بھی کبھی پیش نہ کر سکینگے۔ جسمیں یہ لقب لکھا ہو۔ ہاں اخویم جناب شیخ یعقوب علی صاحب کا یہ ایڈیٹرانہ تحفہ ضرور تھا۔ رہے مناظرات تو ان کی فہرست اگر آپ چاہینگے۔ تو ہم پیش کر دینگے احسن المناظرین ہونے کا نظارہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے بھی دیکھا ہوا ہے۔ کہ کسی کا لکھا ہوا مضمون سنانے سے بھی عاجز آ گئے تھے۔ اور اگر آپ اسکی تصدیق چاہینگے تو ہم اسکے لئے جناب مولوی محمد علی صاحب ہی کی شہادت پیش کرینگے۔ اور اس سے بھی زیادہ تفصیل درکار ہو گی تو ہم جناب سید لعل شاہ صاحب برق پشاوری کو پیش کر دینگے۔ باقی رہا مخالف مولویوں پر رعب۔ تو یہ سب خدام حضرت مسیح موعود کو حاصل ہے۔ اور محض انہی کی وجہ سے نہ اپنے علم و فضل کے باعث ۔

لاف انا ولا غیری کا جواب

باقی جو جناب مولوی صاحب نے اپنے تبحر علمی کا ادعا کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ تفسیر کشاف یا مطول یا کتاب سیبویہ کا سبق مجھے پڑھا دیں۔ سو اسکی نسبت عرض ہے کہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اسکے لئے تیار ہوں۔ آپ ایک تاریخ مقرر کر کے شائع کر دیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ میں اس تاریخ پر حاضر ہو جاؤنگا۔ مگر اسکے لئے ایک خفیف سی شرط میں بھی لگاتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ سبق پڑھانے سے پہلے حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عربی کتابوں سے یا کتب ادب درسیہ میں سے کسی کتاب کی ۱۰ سطروں کی عبارت اور ترجمہ پہلے سنوں گا تاکہ آپ کی قابلیت کا بھی علم ہو جائے۔ آخر طلباء کے لئے امتحان داخلہ لیا جایا کرتا ہے۔ اور جب آپ دس سطروں کی عبارت صحیح پڑھ دینگے۔ اور ترجمہ بھی صحیح کر دینگے۔ تو پھر جس کتاب کا جسقدر سبق آپ پڑھنا چاہینگے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پڑھاؤں گا۔ اور تاریخ مقرر کرنے سے یہ بھی فائدہ ہو جائے گا کہ شاید کچھ اور علماء بھی اس موقعہ پر آجائیں۔ جو فیصلہ کر سکیں کہ سبق ٹھیک پڑھایا ہے یا نہ۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب کن خسیس باتوں پر اتر آگئے ہیں۔ اللہ پناہ دے

نامہ اخلاص منجانب جماعت احمدیہ ماریشس

بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(انگریزی سے ترجمہ کیا گیا)

حضور والا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضور پر اللہ تعالےٰ کے فضل اور برکات نازل ہوں۔ اے مسیح موعود کے موعود پسر ہم تجھے سلام بھیجتے ہیں اور ہم ماریشس کے احمدی نہایت عاجزانہ اور مودبانہ طور سے اپنی سلامتی کا پیغام بھیجتے ہیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اور زندگی کے ہر ایک شعبہ میں آپکی مدد کرے آپکے تمام کاموں میں پوری پوری کامیابی عطا کرے۔ جو کہ اس نے مسیح موعود پر نازل فرمایا۔ اللہ تعالےٰ آپکو صحت کامل عطا فرماوے۔ قرآن شریف کے ترجمہ کو آپکی زیر نگرانی مکمل فرماوے۔ تمام اقوام عالم کی نیک روحوں کو آپ کی طرف لا دے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ اللہ ہمارا خالق ہے۔ جو اپنی حیات صفات اور اعمال میں لاثانی ہے۔ حضرت نبی کریم محمدؐ خاتم النبیین ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے تمام انبیاء میں سے اعلےٰ۔ قرآن شریف تمام زمانوں اور تمام اقوام کیلئے قانون ہے۔ قادیان کے احمد مسیح موعود۔ محمد مہدی۔ اسلام کو از سر نو زندہ کرنیوالے نبی اللہ ہیں اور وہی احمد نبی ہیں۔ جن کی مسیح ابن مریم نے پیشگوئی کی تھی۔ اور حضرت محمود احمد۔ مصلح موعود (موعود ریفارمر۔ مسیح موعود کے موعود بیٹے) ہیں ۞

ہم آپ کو اور تمام اُن لوگوں کو جو حضور کے ساتھ قادیان (جو مسیح موعود نبی اللہ کا مولد ہے) جیسی متبرک جگہ میں رہتے ہیں۔ سلام عرض کرتے ہیں۔ ہم قادیان چھوڑ کر لاہور مرکز اختیار کرنے والوں کے لئے بہت افسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سچائی کا راستہ دکھائے۔ اور انکو پہلے عقائد پر واپس لاوے۔ اے ہمارے موعود ریفارمر! تو برکت یافتہ ہے۔ جب سے تو نے خلافت کی باگ اپنے ہاتھ میں لی۔ ہر طرف ریفارمیشن ہو رہی ہے۔ تحمیں سلسلہ بڑے زور شور سے ہو رہی ہے۔ احمدیوں سے نفاق اور دورخی رکھنے والے نکل چکے ہیں۔ اور وہ نفاق اور دورخی اپنے ساتھ لے گئے ہیں کامیابی اور ترقی آپکے غلاموں کی۔ جہاں کہیں وہ جاتے ہیں بیشقدمی کرتی ہے وہ بابرکت ہیں جنہوں نے حضور کو اپنا راہنما مان لیا۔ ماریشس کے تمام احمدی حضور کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے ہیں اور اپنی روحانی وجسمانی خوشحالی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم بہت کمزور ہیں کیونکہ ہم ابھی ایک سال کے نوزائیدہ ہیں۔ ہم صرف چند اشخاص ہیں۔ اور ہمارے مخالف مضبوط اور بے شمار ہیں۔ لیکن ہمیں پورا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی ہے۔ وہ ہمیں دن بدن باوجود ان از خود رفتہ ملاؤں کی تکلیف دہی کے بڑھائے گا۔ ہم حضور کے بہت مشکور ہیں کہ آپنے ہمارے یہاں ایک احمدی مشنری بھیجا۔ جس سے ہمارے علم میں بہت ترقی ہوئی۔ ہم حضور سے یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ حضور اور مشنریوں کے یہاں بھیجنے میں ہمیں بھول نہیں جائینگے۔ ہم عنقریب ماریشس کے چھ سات احمدیوں کو بغرض تحصیل علوم قادیان بھیجنے کی امید رکھتے ہیں۔ ہم نے مرکزی انجمن احمدیہ قادیان کی طرز پر جماعت احمدیہ ماریشس قائم کی ہے۔ ہم حتے الوسع ناواقف لوگوں میں احمدیت پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور بڑے اشتیاق سے نئے مشنری کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم اس جزیرے میں ایک دورہ کرنے والے سیاح مشنری کو مقرر کرنے والے ہیں۔ اور فرانسیسی زبان میں ایک ماہوار رسالہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ حضور یہاں احمدیہ مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائینگے۔ ہم انشاء اللہ تعالےٰ یہاں اہل ماریشس کا اپنا مشن قائم کرینگے۔ اور جب ہمارے آدمی قادیان سے دینیات میں اچھی طرح تعلیم حاصل کر کے آئینگے۔ تو مڈغاسکر ری یونین وغیرہ جزائر میں انہیں بھیجیں گے۔ ان جزائر میں ہماری زبان بولی جاتی ہے۔ اور تبلیغ میں آسانی ہوگی ۞

ہم تمام احمدیوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ عرض کرتے ہیں۔ اللہ ان پر برکات نازل کرے انکو بڑھائے اور انکو حفاظت اور امن میں رکھے ۞

آپکے نہایت ہی وفادار غلام
احمدیان ماریشس ۔ سکرٹری نورویا

دُرِ مکنون کے متعلق

کسی گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا وہ سفارش نامہ جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے فارسی دیوان درمکنون کے متعلق تحریر فرمایا ہے۔ چھپ چکا ہے۔ اس کو منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے اپنے طور پر اشتہار کی صورت میں چھپوا کر بھی شائع کیا ہے۔ احباب اسکی طرف خاص توجہ فرماویں ۞

خریداران الفضل کو اطلاع

جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ دسمبر میں ختم ہو گیا تھا انکے نام یکم جنوری کو سالانہ جلسہ کی وجہ سے وی پی نہیں کئے گئے تھے۔ اب ایسے سب احباب کے نام اور نیز اُن دوستوں کے نام جن کا چندہ ماہ جنوری میں ختم ہوتا ہے۔ فروری کے پہلے ہفتے کا کوئی پرچہ وی پی ہو گا۔ وصول فرما کر فنڈ کو تقویت دیں جو صاحب وی پی واپس کرینگے ان کے نام کا پرچہ حسب معمول بند کر دیا جائیگا تاوقتیکہ وہ بذریعہ منی آرڈر قیمت ادا نہ کریں یا دوبارہ وی پی کی اجازت نہ دیں۔ اگر حساب میں غلطی ہو تو وی پی امانت رکھکر بذریعہ خط تصفیہ کر لیں ۞

مینیجر الفضل قادیان